اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہ ... عسٰی اَن یبعثک ربُّک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

چہارشنبہ

جلد ۲۸ | ۳۰ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش | ... رمضان ۱۳۵۹ھ | ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۴۷

جمعہ کی رات میں خاص دُعاؤں کی تحریک

اور

مولوی محمد علی صاحب کے ایک اعتراض کا ضمنی جواب

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

ایک خواب

میری طبیعت آج کل علیل ہے۔ بلکہ اس وقت بھی جب کہ میں یہ الفاظ لکھ رہا ہوں مجھے دونوں پاؤں میں دردِ نقرس کی تکلیف کے علاوہ ایک سو درجہ کی حرارت بھی ہے۔ اور سر درد مزید برآں ہے۔ اس لئے میں زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ مگر ایک ضروری غرض کے ماتحت یہ چند سطور اخبار میں بھجوا رہا ہوں۔ مجھے ایک بیرونی دوست کی طرف سے خط ملا ہے۔ کہ وہاں کی مقامی جماعت کی ایک نیک اور مخلص خاتون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں فرمایا ہے۔ کہ جماعت کو چاہیئے۔ کہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے جمعہ کی رات کو اکٹھے ہو ہو کر دعائیں کریں یہ خواب لمبی ہے۔ مگر اس کے سارے حصے اظہار کے قابل نہیں۔ لیکن یہ حصہ بہر حال واضح ہے جس کے اظہار میں حرج نہیں۔ بلکہ اس کا اظہار مفید اور ضروری ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او ترٰی لہٗ۔ یعنی کبھی تو مومن خود کوئی خواب دیکھتا ہے۔ اور کبھی اس کے لئے کسی دوسرے کو خواب دکھایا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ طریق تھا۔ کہ آپؑ حتے الوسع خوابوں کو ظاہر میں بھی پورا فرما دیا کرتے تھے۔ اور ویسے بھی رمضان کا مہینہ ایک بہت مبارک مہینہ ہے۔ اور جمعہ کا دن ایک مبارک دن ہے۔ اور پچھلی رات کا وقت بھی قبولیتِ دُعا کے لئے خصوصیت رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب خیال کیا۔ کہ اس خواب کو دوستوں تک پہونچا کر اس بات کی تحریک کروں۔ کہ جن دوستوں کو خدا تعالےٰ توفیق دے۔ وہ اس آنے والے جمعہ کی رات کو جو اس رمضان کا آخری جمعہ ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کریں۔ کہ اگر خدا کے علم میں آپ کے لئے قریب کے زمانہ میں کوئی خطرہ یا حادثہ درپیش ہے۔ تو اللہ تعالےٰ جو اپنے فرمان کے مطابق اپنی تقدیر پر بھی غالب ہے۔ اپنے فضل و رحم سے اس خطرہ کو ٹال دے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک عہد کو ہمارے لئے لمبا کر دے اور اس کی برکتوں کو جماعت کے لئے اور بھی بڑھا دے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا عہد مبارک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود محض انفرادی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ بوجہ اس کے کہ آپ ایک الٰہی سلسلہ کے قائد اور ایک خدائی جماعت کے امام ہیں اور جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان خلیفہ ہیں۔ جن کے مبارک عہد کو خدا تعالےٰ نے کئی قسم کی برکتوں سے نوازا ہے۔ اس لئے یقیناً آپ کا وجود انفرادی نہیں۔ بلکہ جماعتی حیثیت رکھتا ہے۔ اور آپ کے لئے دُعا کرنا گویا جماعت کی ترقی کی دُعاء کے مترادف ہے۔ جس میں سب احمدیوں کو دلی جوش و خروش کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے خواب میں یہ تعیین نہیں۔ کہ جمعہ سے کونسا جمعہ مراد ہے۔ لیکن چونکہ یہ خواب رمضان کے نصفِ آخر میں دکھایا گیا ہے۔ اس لئے اغلب یہ ہے۔ کہ جمعہ سے رمضان کا آخری جمعہ مراد ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس جمعہ کی رات کو (یاد رکھنا چاہیئے کہ جمعہ کی رات سے جمعہ سے پہلے آنے والی رات مراد ہے) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق خاص طور پر دُعائیں کریں۔ بلکہ اگر خدا کسی فرد یا جماعت کو توفیق دے۔ تو بہتر یہ ہے۔ کہ سال رواں کے آخر تک یعنی اس جلسہ سالانہ تک ہر جمعہ کی رات کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کی جائیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے خیالات

اس موقعہ پر میں جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے ان خیالات کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جن کا خلاصہ "الفضل" نے اپنے ایک قریب کے پرچہ میں شائع کیا ہے۔ بقول "الفضل" مولوی صاحب موصوف نے اس دُعا کی تحریک کے متعلق جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بارے میں کی جا رہی ہیں۔ یہ دل آزار خیال ظاہر کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ر اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے بائیں پاؤں میں آج نقرس کی تکلیف زیادہ رہی۔ رات کو بے خوابی اور حرارت کی شکائت بھی ہو جاتی ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت علیل ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت آج پھر حرارت اور درد جگر کی وجہ سے زیادہ خراب ہے۔ صحت کاملہ کیلئے دعا کی جائے

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے آج مسجد مبارک اور اقصےٰ کے تمام معتکفین کو شام کا کھانا بھجوایا

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف اور شیخ عبد القادر صاحب مونگ ضلع گجرات بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں :

کہ جب موت ہر فرد بشر کے لئے مقدر ہے۔ اور انسان ایک مٹی کا پتلا ہے۔ جو آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں۔ تو پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے متعلق دعا کو اس قدر اہمیت کیوں دی جا رہی ہے۔ جبکہ اسلام اور احمدیت کی ترقی اس بات کی بہت زیادہ مستحق ہے۔ کہ اس کے لئے دعائیں کی جائیں۔ چنانچہ الفضل نے مولوی صاحب کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”خلیفہ یا اس کے چند مریدوں کو کچھ خوفناک خوابیں آگئیں۔ اب ان پر اس قدر شور کیا جا رہا ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کہ ساری دعائیں ہی خلیفہ کے لئے وقف کر دینی چاہئیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ انسان کی حیثیت ہی کیا ہے مٹی کا پتلا آج نہیں مرے گا تو کل مر جائے گا۔ . . . . بے شک بیماروں کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ خدا کے قرب کے حصول اور غلبۂ اسلام کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دعائیں کرو“

سراسر غلط نتیجہ

میں نے مولوی صاحب موصوف کا اصل مضمون نہیں دیکھا۔ لیکن اگر الفضل کا یہ اقتباس درست ہے۔ اور بظاہر کوئی وجہ نہیں کہ وہ درست نہ ہو۔ تو افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے اس موقعہ پر اس قسم کے خیالات کے اظہار کرکے نہ صرف تنگ نظری اور دل آزاری کا طریق اختیار کیا ہے۔ بلکہ صحیح اسلامی فلسفہ سے بھی ایک ناقابل معافی غفلت دکھائی ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے ہماری دُعاؤں کی تحریک سے یہ سراسر غلط نتیجہ نکالا ہے۔ کہ گویا ہم لوگ یہ تحریک کر رہے ہیں۔ کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کی دعاؤں کو ترک کرکے اپنی ساری دعاؤں کو صرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات تک محدود کر دیا جائے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ اور کسی مضمون یا کسی تقریر میں جس کا مجھے علم ہے ایسی تحریک نہیں کی گئی۔ کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں نہ کرو۔ اور صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ذات کے متعلق دعائیں کرو۔ اگر جناب مولوی صاحب نے ہماری تحریرات اور خطبات سے یہ نتیجہ دانستہ نکالا ہے۔ تو میں افسوس کے ساتھ کہوں گا۔ کہ یہ ایک دیانت دارانہ نتیجہ نہیں۔ اور اگر ان کا یہ استدلال غفلت اور بے پروائی کا نتیجہ ہے۔ تو پھر بھی یہ استدلال نہ صرف نہائت بودا بلکہ از حد قابل افسوس ہے۔ حق یہ ہے۔ کہ جو تحریک کی گئی ہے۔ وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ ان ایام میں جبکہ مختلف لوگوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق منذر خوابیں دیکھی ہیں۔ جن میں آپ کا زمانہ وفات قریب دکھایا گیا ہے۔ آپ کے لئے خاص دعائیں کی جائیں۔ اس سے یہ نتیجہ کیسے نکل آیا۔ کہ کسی اور غرض کے لئے دعائیں نہ کی جائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق خاص دعاؤں کے وقف کرنے کے الفاظ سے بھی وہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا جو مولوی صاحب نے نکالا ہے۔ کیونکہ یہ بہر حال دعائیں نماز کی مسنون دعاؤں کے بعد اور ان سے بچے ہوئے وقت میں ہونی تھیں۔ اور مولوی صاحب جانتے ہیں کہ نماز کی دُعائیں اسلام کی ترقی اور قرب الہٰی کے حصول کے لئے کس طرح وقف ہیں۔ حتیٰ کہ ان سے بڑھ کر کوئی اور دعا اس غرض کے لئے ذہن میں نہیں آ سکتی پس اگر ہماری طرف سے یہ تحریک کی گئی۔ کہ ان ایام میں اپنی خاص دُعاؤں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے وقف کرو تو ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس سے یہی مراد ہے کہ اسلام اور حق و صداقت کی ترقی اور درود وغیرہ کی دعاؤں کے بعد جو بہر حال لازمی اور مقدم ہیں باقی ماندہ زائد دعاؤں میں ان دعاؤں کو موجودہ ایام میں خصوصیت کی جگہ دو اور یہ ایک بالکل جائز مطالبہ ہے۔ جو خاص حالات میں جماعت سے کیا جا سکتا ہے مولوی صاحب نے شائد یہ سمجھا ہے۔ کہ جب جماعت سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے لئے اپنی خاص دعائیں وقف کرو۔ تو اس سے مراد یہ ہے۔ کہ بس اب نماز روزہ چھوڑ کر اور نماز کی مسنون دعاؤں کو ترک کرکے صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے دعاؤں میں لگ جاؤ اور کوئی دوسری دعا زبان پر نہ لاؤ۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

امام کا وجود جماعتی حیثیت رکھتا ہے

علاوہ ازیں مولوی صاحب نے اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ جو تحریک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے بارے میں خاص دعاؤں کی کی گئی ہے۔ وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ذات کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ کسی ایسے امام اور لیڈر کے بارے میں دُعا کرنا جس کی امامت اور لیڈر شپ میں کوئی جماعت یا قوم غیر معمولی طور پر ترقی کر رہی ہو۔ اور خدا نے اس کے زمانہ کو اپنی خاص برکات سے نوازا ہو۔ ایک انفرادی اور ذاتی دعا نہیں سمجھی جا سکتی۔ بلکہ یہ ایک جماعتی دُعا ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کی دُعا کے ساتھ جماعت کی ترقی کی دُعا لازم و ملزوم کے طور پر ہے۔ مولوی صاحب یقیناً اس حدیث سے ناواقف نہیں ہوں گے۔ کہ جب ایک دفعہ کسی صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کے لئے کتنی دفعہ دُعا کروں۔ یعنی اپنی دعاؤں میں سے کتنا حصہ آپ کے لئے وقف کروں۔ کیا ایک چہارم حصہ آپ کے لئے وقف کر دوں؟ اس پر آپ نے اسے آہستہ آہستہ اوپر اٹھا کر بالآخر اس خیال پر قائم فرما دیا۔ کہ اگر تم اپنی ساری دعائیں ہی میرے لئے وقف کر دو تو یہ سب سے بہتر ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایک بشر تھے جن کے ساتھ موت فوت اسی طرح لگی ہوئی تھی۔ جس طرح کسی اور انسان کے ساتھ اور بظاہر آپ کی ذات کے متعلق دُعا کرنا اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کی دُعا سے جدا اور متغائر تھا۔ مگر چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے بانی مبانی تھے۔ اور آپ کا وجود باجود اسلام کی عمارت کے لئے ایک زبردست ستون تھا۔ (گو باوجود اس کے اللہ تعالےٰ نے آپ کے متعلق افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم کے الفاظ فرمائے ہے) اس لئے آپ نے اپنی دُعا کے اندر ہی اسلام کی دُعا کو بھی شامل قرار دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے یہ اصول مستنبط ہوتا ہے۔ کہ بعض شخصیتیں ایسی ہو سکتی ہیں۔ اور ہوتی ہیں۔ کہ ان کے لئے دُعا کرنے میں ان کی جماعت کی ترقی اور ان کے مشن کی کامیابی کی دُعا خود بخود آ جاتی ہے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے وجود اس تمثیل کے لحاظ سے ایک لیول پر ہیں۔ اور ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ حاشا و کلا و نعوذ باللہ من ان نقول الا الحق بلکہ صرف ایک اصولی مثال بتا کر یہ جتانا مقصود ہے۔ کہ علٰے قدر مراتب امام کا وجود شخصی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ جماعتی حیثیت رکھتا ہے۔ اور امام کے لئے دُعا کرنے میں خود بخود علٰے قدر مراتب امام کے مشن اور اس کی جماعت کی ترقی کی دُعا بھی آ جاتی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے دُعائیں کرنے کی غرض

علاوہ ازیں مولوی صاحب نے یہ بھی نہیں سوچا۔ کہ ہم جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے لئے دُعائیں کرتے ہیں۔ تو کیا اس لئے کرتے ہیں۔ کہ آپ کے زندہ رہنے سے ہمیں کوئی جائداد مل جائے گی۔ یا حکومت میں حصہ پانے کا رستہ کھل جائے گا۔ یا کوئی اور دنیوی فائدہ حاصل ہوگا؟ بلکہ ہم صرف اس لئے دُعائیں کرتے ہیں۔ کہ آپ کی قیادت میں اسلام اور احمدیت کی غیر معمولی ترقی ہو رہی ہے۔ اور طبعاً ہماری یہ آرزو ہے۔ کہ اللہ تعالٰے اس غیر معمولی ترقی کے عہد کو ہمارے لئے لمبا کر دے۔ پس اس جہت سے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے لئے دُعا کرنا دراصل اسلام اور احمدیت کی ترقی کی دُعا کے مترادف ہے۔ اور اگر مولوی صاحب یہ فرمائیں۔ کہ ہماری نظر میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی قیادت میں احمدیت کو کوئی خاص ترقی حاصل نہیں ہوئی۔ تو اس پر میری یہ گزارش ہوگی۔ کہ مکرم مولوی صاحب ہماری دُعا کی اپیل بھی صرف ان لوگوں سے ہی ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی امامت کو جماعت اور احمدیت کی غیر معمولی ترقی کا باعث خیال کرتے ہیں۔ آپ سے ہرگز نہیں۔ جب ہم آپ کو دُعا کے لئے کہنے جائیں گے۔ اس وقت آپ بے شک اعتراض کریں۔

قریب کی چیز سے فطرتِ انسانی کا زیادہ متاثر ہونا

تیسری بات جو مولوی صاحب نے نظر انداز کی ہے۔ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ اللہ تعالٰے نے انسانی فطرت کو ایسا بنایا ہے۔ کہ وہ بسا اوقات ایک قریب کی محدود چیز سے خواہ وہ نسبتاً کم اہم ہو۔ ایک دور کی وسیع ضرورت کی نسبت خواہ وہ نسبتاً زیادہ اہم ہو۔ زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اور انسانی فطرت کے اسی خاصہ کو اسلام نے بھی جو خالقِ فطرت کا بھیجا ہوا مذہب ہے۔ بڑی حد تک تسلیم کیا ہے۔ اور اس پر متعدد شرعی احکام کی بنیاد رکھی ہے۔ یہ مضمون بہت گہرا اور وسیع ہے۔ مگر میں ایک سادہ سی مثال دے کر اسے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ وحضر العشاء فابدؤا بالعشاء۔ یعنی اگر تمہارے سامنے شام کا کھانا آ جائے۔ اور اس وقت ساتھ ہی نماز کی اقامت بھی ہو جائے۔ تو تمہیں چاہیئے۔ کہ پہلے کھانا کھا لو۔ اور اس سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھو۔ اب ظاہر ہے۔ کہ پیٹ میں بھرنے والا کھانا ایک بہت ادنٰے سی مادی چیز ہے۔ جسے نماز جیسی اعلٰے اور ارفع روحانی چیز سے جو روحانی کھانوں کی بھی گویا سرتاج ہے۔ کوئی دُور کی بھی نسبت نہیں۔ مگر باوجود اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس موقعہ پر مادی کھانے کو روحانی کھانے پر مقدم کرتے ہیں۔ اور حکم فرماتے ہیں۔ کہ پہلے مادی کھانا کھاؤ۔ اور اس کے بعد روحانی کھانے کا خیال کرو۔ جس میں حکمت یہ ہے۔ کہ مادی کھانا گو ادنٰے ہے۔ مگر وہ ایک فوری اور قریب کی ضرورت ہے۔ جس کی اشتہا کھانے کے سامنے آ جانے سے اور بھی تیز ہو جاتی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خدائی علم کے ماتحت فطرت انسانی کی گہرائیوں سے آگاہ تھے۔ یہ ارشاد فرمایا۔ کہ چونکہ مادی کھانا تمہارے سامنے آ چکا ہے۔ اور تمہیں اس کا خیال پیدا ہو چکا ہے۔ اور بھوک چمک چکی ہے اس لئے اگر اسے چھوڑ کر نماز کی طرف اٹھو گے تو لازمہ بشریت کے ماتحت طبیعت میں انتشار رہے گا۔ اس لئے پہلے کھانا کھا کر اپنی فوری اور قریب کی ضرورت پوری کر لو۔ اور اس کے بعد نماز پڑھو۔ یہ ایک بہت چھوٹی سی بات ہے۔ مگر غور کرو۔ تو اس سے شریعت اسلامی کی گہری حکمت و فلسفہ پر کتنی عظیم الشان روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ ایک منفرد قسم کا حکم نہیں بلکہ قرآن و حدیث ایسے حکموں سے بھرے پڑے ہیں۔ مگر عقلمند انسان کے لئے ایک اصولی مثال ہی کافی ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی سے مثال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اس کی مثال دیکھنی چاہو۔ تو میں ایک ایسی مثال پیش کرتا ہوں۔ جو خود مولوی محمد علی صاحب کی آنکھوں کے سامنے گزری ہے۔ اور وہ اس کے زندہ گواہ ہیں۔ مولوی صاحب کو معلوم ہے۔ کہ ۱۹۰۷ء میں ہمارا چھوٹا بھائی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا۔ اور اسی بیماری میں بیچارہ اس جہانِ فانی سے رخصت ہوا۔ مبارک احمد کی بیماری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی تیمارداری اور علاج معالجہ میں اس قدر شغف تھا۔ کہ گویا آپ نے اپنی ساری توجہ اسی میں جما رکھی تھی اور ان ایام میں تصنیف وغیرہ کا سلسلہ بھی عملاً بند ہو گیا تھا۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے۔ جو مولوی صاحب کی آنکھوں کے سامنے گزرا ہے اور جس سے وہ کبھی انکار نہیں کر سکتے۔ مگر مولوی صاحب بتائیں۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک "مٹی کے پتلے کے لئے جس نے آج بھی مرنا تھا۔ اور کل بھی مرنا تھا" خدا تعالٰے کے بزرگ مسیح نے اس قدر شغف دکھایا۔ کہ گویا اس عرصہ میں قلمی جہاد کا سلسلہ بھی عملاً رُکا رہا۔ کیا جہاد افضل تھا۔ یا کہ مبارک احمد کی تیمارداری؟ یقیناً جہاد ہی افضل تھا۔ مگر ایک طرف تو مبارک احمد شعائر اللہ میں سے تھا۔ اور دوسری طرف فطرت انسانی کے مطابق جو خدا ہی کی صفتِ رحمت کا پرتو ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نسبتاً چھوٹی مگر قریب کی ضرورت کو جو پریشانی کا موجب ہو رہی تھی۔ وقتی طور پر مقدم کر لیا۔ اور بڑی ضرورت کو باوجود اس کی اہمیت کے پیچھے ڈال دیا۔

پس اگر جماعت احمدیہ نے اپنے محبوب امام کے لئے ایک آنے والے خطرہ کو محسوس کر کے خاص دُعاؤں کا اہتمام کیا ہے تو اس پر چیں بجبیں ہو کر یہ واویلا کرنا کہ اسلام اور حق و صداقت کے خیالات کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے ایک نہایت ہی ادنٰے قسم کی سطح الخیالی ہے۔ جس کی کم از کم ایک امیر قوم سے توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ اسلام نے جہاں ہر چیز کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ اور ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ہر چیز کے حقوق کا خیال رکھو۔ اور ایک چیز کا حق دوسرے کو نہ دو۔ (حتے کہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جو شخص اپنے نفس یا اپنی بیوی کا حق چھین کر خدا کو دیتا ہے۔ وہ بھی خدا کی نظر میں مجرم ہے) وہاں اسلام نے فطرت انسانی کے ازلی قانون کے ماتحت انسان کو یہ رعایت بھی دی ہے۔ اور یہ رعایت سراسر رحمت پر مبنی ہے۔ کہ اگر کوئی ایسی فوری ضرورت ہو۔ جو بالکل تمہاری آنکھوں کے سامنے آئی ہوئی ہو۔ اور اس کی وجہ سے تمہارے دل و دماغ پر بوجھ ہو۔ تو تمہیں چاہیئے۔ کہ ایسی ضرورت کو دُور کی ضرورت پر خواہ وہ زیادہ ہی اہم ہو۔ مقدم کر لیا کرو۔ یہ بات میں نے صرف اصولی جواب کے طور پر بیان کی ہے۔ ورنہ درحقیقت موجودہ معاملہ میں اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ اول تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دُعا میں اسلام اور احمدیت کی دعا بھی شامل ہے۔ اور دوسرے بہرحال اس دُعا کو اسلام اور احمدیت کی دُعا سے مؤخر رکھا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال

آخر الذکر نکتہ کو ایک اور طرح بھی واضح کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ اس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جناب مولوی صاحب کی دبی ہوئی فطرت کو خود ان کے اہل و عیال کی مثال سے بیدار کیا جائے۔ سو میں مولوی صاحب مکرم سے باادب پوچھتا ہوں۔ کہ اگر خدانخواستہ آپ کا کوئی نوجوان اور ہونہار لڑکا کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے۔ اور مرض اس حد تک پہونچ جائے۔ کہ ڈاکٹر اور اطباء مایوس ہو کر جواب دے دیں۔ اور یہ لڑکا آپ کو بہت محبوب ہو۔ تو کیا آپ ایسے وقت میں ایسے لڑکے کے متعلق یہ متصوفانہ الفاظ فرما کر خاموش ہو جائیں گے۔ کہ "مٹی کا پتلا ہے آج نہیں مریگا تو کل مر جائے گا" یا کہ مادی اسباب کو کٹتا دیکھ کر اور اپنے لخت جگر کو موت کے موتہ میں پا کر آپ فوراً وضو کر کے کسی علیحدہ کمرہ کی طرف بھاگینگے اور اس کے دروازوں کو بند کر کے خدا کے حضور روتے اور چلاتے ہوئے سجدہ میں گر جائیں گے۔ کہ اے خدا تو میرے اس نور چشم کی زندگی مجھے بخش دے۔ اور مجھے اس کی موت کے صدمہ سے محفوظ رکھ۔ پھر ہاں مولوی صاحب کیا اس وقت آپ کی پہلی دعا بڑے بزرگانہ انداز میں اسلام اور حق و صداقت کی ترقی کے لئے ہوگی! یا کہ آپ سجدہ میں گرتے ہی اپنے صاحبزادہ کے لئے آہ و زاری شروع فرما دیں گے۔ میں بڑے شوق سے انتظار کروں گا کہ میرے اس سوال کے جواب میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ مگر مجھے آپ کی زبان یا قلم کے جواب کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ چیزیں اکثر صورتوں میں طرح طرح کی ظلمتوں سے گھری رہتی ہیں۔ بلکہ مجھے دل کے جواب کی ضرورت ہے۔ جو عموماً ظلمتوں کے پردہ سے نسبتاً آزاد رہتا ہے۔ مگر کیا کیا جائے۔ کہ بعض لوگوں کے دل بھی مر جاتے ہیں۔ بہرحال اگر آپکو اپنے فرزند کے متعلق اتنا فکر ہو سکتا ہے تو ایک زندہ اور ترقی کرنے والی جماعت کو اپنے محبوب جرنیل اور قائد کے متعلق کیوں نہیں ہو سکتا۔

دشمنی کا نتیجہ

آخر میں میں اس افسوس کے اظہار سے بھی نہیں رک سکتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس معاملہ میں بلاوجہ اور بلا کسی خاص ضرورت کے اپنا رستہ چھوڑ کر ہماری دل آزاری کا طریق اختیار کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے لئے دعا کا سوال ہرگز ان اختلافی مسائل میں سے نہیں ہے۔ جو اس وقت ہر دو فریق کے درمیان رونما ہیں۔ پھر خواہ مخواہ اسے اپنے اعتراضات کا نشانہ بنا کر ایک وسیع جماعت کے دلوں کو دکھ پہنچانا ہرگز کوئی پسندیدہ یا خوش اخلاقی کا فعل نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہم دعا کی تحریک کے لئے مولوی صاحب کے پاس نہیں گئے تھے۔ بلکہ صرف اپنے دوستوں اور ہم خیالوں سے ایک بات کہی تھی۔ اور وہ بات سنت اللہ اور فطرت انسانی کے عین مطابق تھی۔ اور پھر اس میں بھی ہماری نیت میں احمدیت اور اسلام کی بہبودی ہی مقصود تھی۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب کو یہ بات بھی کھٹکنے سے نہ رہی۔ اور انہوں نے ایک وسیع جماعت کے ان نازک ترین جذبات محبت پر تیر چلایا ہے۔ جو وہ اپنے محبوب امام کے متعلق رکھتی ہے۔ یہ محض دشمنی کا نتیجہ ہے۔ جو دلوں کو اندھا کر دیتی ہے۔ ورنہ ایک سمجھدار انسان خواہ وہ دیندار نہ بھی ہو۔ عام حالات میں اس قسم کے خلاف اخلاق اور دل آزار طریق سے مجتنب رہتا ہے۔

آنے والے جمعہ کی رات کو دعائیں کی جائیں

اس جملہ معترضہ کے بعد جو میرے ابتدائی انداز سے کافی لمبا ہو گیا ہے۔ میں پھر جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اپنی ایک نیک بہن کی خواب کو پورا کرنے کے لئے جس کا پورا کرنا عین منشاء اسلام اور مفاد احمدیت کے مطابق ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس آنے والے جمعہ کی رات کو حضرت امیر المومنین ہم خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ہر قسم کے خطرہ سے محفوظ رکھ کر آپ کے مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ آمین اور جن افراد یا جماعتوں کو توفیق ملے۔ وہ سال رواں کے آخر تک یعنی اس جلسہ سالانہ کے اختتام تک ہر جمعہ کی رات کو اسی دعا کے لئے مخصوص کر دیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور ہماری کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے ہمیں ہر قسم کے ابتلا سے محفوظ رکھے۔ آمین اللھم آمین

اعتکاف کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از حضرت سید محمد اسحاق صاحب)

اعتکاف کے لفظ کے معنی عربی زبان میں اپنے آپ کو کسی جگہ یا کام پر لازم کر دینے کے ہیں۔ لیکن اسلامی اصطلاح میں اعتکاف سے مراد رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہر وقت مسجد میں رہنا ہے۔ اعتکاف واجب اور فرض نہیں۔ ہاں نہایت مستحب اور بابرکت عبادت ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی نہایت پسندیدہ سنت ہے۔ حضور سے متعدد مرتبہ اعتکاف کی سنت کا ادا کرنا ثابت ہے۔ قادیان میں خدا کے فضل سے مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں ایک جم غفیر مردوں اور عورتوں کا ہر سال یہ عبادت ادا کرتا ہے۔ مگر اس دفعہ مجھے ایک ایسی غلطی بعض معتکفین کی طرف سے محسوس ہوئی۔ کہ میں اس کے ازالہ کو ضروری سمجھتا ہوں۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک ویٹرنری ڈاکٹر صاحب مسجد مبارک سے اتر کر بازار کے چوک میں قصابوں کے بکرے پاس کر کے اپنی مفوضہ ڈیوٹی ادا فرماتے تھے۔ اور پھر مسجد مبارک میں واپس چلے جاتے تھے۔ اسی طرح بعض معتکفین کو دعا کے لئے جنگل کی طرف جاتے دیکھا گیا۔ بعض کسی بیمار کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ مگر یہ میں نے خود نہیں دیکھا۔ بلکہ محض شنید ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ جو کچھ مجھے احادیث سے معلوم ہے۔ وہ احمدی احباب کی واقفیت کے لئے شائع کر دوں وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

جاننا چاہیئے کہ احادیث سے متفقہ طور پر یہ امر ثابت ہے۔ کہ معتکف سوائے پاخانہ یا پیشاب کے اور کسی غرض کے لئے بھی مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔ اور یہ اغراض بھی قریب سے قریب دستیاب جگہ میں پوری ہونی چاہئیں۔ مثلاً ایک شخص کا گھر مسجد کے قریب ہے۔ لیکن وہ جنگل میں جا کر قضاء حاجت سے فارغ ہوتا ہے۔ اور اس طرح سیر و تفریح کا بھی حصہ لیتا ہے۔ تو یہ امر ناجائز ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص دارالفضل محلہ کا رہنے والا مسجد اقصےٰ میں اعتکاف بیٹھتا ہے اب اسے چاہیئے۔ کہ وہ قضاء حاجت کے لئے مسجد کے قریب کسی دوست یا واقف کے ہاں انتظام کرے۔ یا کوئی نہ انتظام ہو۔ تو مثلاً مہمان خانہ میں آجائے مگر یہ درست نہ ہوگا۔ کہ وہ دارالفضل کے محلہ میں جائے۔ غرض پاخانہ اور پیشاب دو ایسی باتیں ہیں۔ کہ ان کے بغیر معتکف کو مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ اب ایک تیسری وجہ سنو۔ وہ معتکف کا رات یا دن کے کسی حصہ میں محتلم ہو جانا ہے۔ اگر ایسا واقعہ کسی معتکف کو پیش آئے۔ تو اس کا فرض ہے کہ علم ہوتے ہی فوراً مسجد سے باہر نکل جائے۔ اور قریب ترین جگہ جو اسے میسر ہو سکتی ہے۔ مثلاً اپنا مکان یا کسی دوست کا مکان وہاں جا کر نہا کر فوراً مسجد میں واپس آجائے۔ اور اگر نہانے کی اسے طبی طور پر اجازت نہیں تو تیمم کر کے مسجد میں واپس آجائے اب ایک چوتھی وجہ بھی معلوم کرنی چاہیئے

اور وہ یہ ہے۔ کہ معتکف اگر ایسی مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہے۔ جہاں جمعہ نہیں ہوتا تو وہ جمعہ کے وقت ایسی قریب ترین مسجد میں جاسکتا ہے۔ جہاں جمعہ ہوتا ہے۔ مگر ضروری ہے کہ نماز کے بعد فوراً وہ واپس اپنی مسجد میں چلا جائے۔

ان چار صورتوں کے سوا معتکف اگر کسی بڑی سے بڑی۔ اچھی سے اچھی واجب سے واجب۔ اور فرض سے فرض صورت میں مسجد سے باہر نکلے گا۔ تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً ایک شخص اعتکاف بیٹھا دوسرے دن اس کا باپ یا والدہ یا بیوی بچوں میں سے کوئی سخت بیمار ہو گیا۔ اور یہ مجبور ہے کہ مسجد سے باہر نکل کر ان کے معالجہ کا انتظام کرے تو یہ صورت جائز نہ ہوگی۔ کہ مسجد سے نکل کر ڈاکٹر لائے۔ اور نسخہ بنوا کر بیمار کو پلا کر پھر مسجد میں واپس آجائے بلکہ اس شخص کے مسجد سے نکلتے ہی اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اور اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ ایسی مجبوری کی صورت میں فوراً اعتکاف چھوڑ دے۔ اور اپنے عزیزوں کے علاج معالجہ میں لگ جائے۔ کیونکہ اعتکاف فرض نہیں۔ اور بیماروں کی تیمارداری فرض ہے۔ یا مثلاً اس کا کوئی عزیز فوت ہو گیا۔ اور یہ مسجد سے نکل کر جنازہ پڑھنے گیا۔ اور قبرستان سے واپس آکر پھر مسجد میں معتکف بن بیٹھا۔ سو یہ درست نہیں۔ کیونکہ مسجد سے نکلتے ہی اس کا اعتکاف ٹوٹ گیا۔ ہاں عزیزوں کا دفن کرنا مقدم ہے۔ پس اعتکاف چھوڑ کر یہ کام اختیار کرنا چاہیئے اور اگلے سال خدا توفیق دے تو اعتکاف کی عبادت ادا کی جائے۔ اسی طرح ایک معتکف کو کسی عدالت نے گواہی کے لئے بلایا۔ اور باوجود اس کی کوشش کے حاکم مجاز نے تاریخ کو نہ بدلا۔ تو یہ درست نہ ہوگا۔ کہ یہ معتکف گواہی دے کر پھر مسجد میں آجائے۔ بلکہ ایک دفعہ مسجد سے نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ گیا۔ اور اب آئندہ سال ماہ رمضان کے بعد ماہ شوال کے آخری عشرہ میں یہ شخص اعتکاف بیٹھ سکتا ہے۔

غرض معتکف کو سوائے پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے مسجد سے نکلنا نہ چاہیئے۔ احتلام کی صورت میں مجبوراً نکل کر اور نہا کر فوراً واپس آجائے۔ اسی طرح جمعہ پڑھ کر واپس آجائے۔ باقی کسی صورت میں بھی اگر معتکف باہر نکلے۔ تو اس کا اعتکاف باقی نہیں رہتا۔ خواہ جس کام کے لئے وہ نکلا ہے کس قدر ضروری اور نیک کیوں نہ ہو۔ حضرت عائشہؓ کا مکان بالکل مسجد کے ملحق تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں قضاء حاجت کے لئے جب گھر میں جاتی اور گھر میں کوئی بیمار ہوتا۔ تو میں اس کی مزاج پرسی کے لئے کھڑی نہ ہوتی بلکہ پاخانہ میں جاتی جاتی اس کے پاس سے گذر کر اس کا حال پوچھتی جاتی اور چلی جاتی پس احباب کو شریعت کی ظاہری حدود کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔

انبیاء علیہم السلام سے دشمنان دین کا سلوک

(از)

مولوی ثناء اللہ صاحب

احادیث میں ذکر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ توحید باری تعالے کی اشاعت اور شرک کے خلاف وعظ و نصیحت کرنے کے لئے طائف تشریف لے گئے اور طائف کے رئیس اعظم سے ملے اور اسے کہا کہ میں لوگوں کو بعض مذہبی باتیں سنانا چاہتا ہوں۔ ایسا انتظام کریں۔ کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں۔ اور وہ میری باتوں کو جو اللہ تعالے کی وحدانیت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں سن سکیں۔ اس بدبخت نے بجائے اس کے کہ لوگوں کو وعظ سننے کے لئے اکٹھا کرتا۔ طائف کے لڑکوں اور شوریدہ سر نوجوانوں کو اکٹھا کر کے اشارہ کیا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پتھر مار مار کر طائف سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے آپؐ پر بڑے زور سے پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حالت دیکھی تو آپ نے وہاں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور طائف سے واپس تشریف لے آئے مگر شریروں نے پھر بھی آپ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور برابر آپؐ پر پتھر برساتے رہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بعد میں فرمایا۔ کہ ان پتھروں کی وجہ سے میرا جسم لہو لہان ہو گیا۔ اور میں تین میل تک بھاگتا چلا آیا مگر مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ میں کدھر جا رہا ہوں یہ واقعہ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آیا۔ کہ نابکار دشمنوں نے آپ پر پتھر برسائے۔ اور خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان نبی کے پیغام کو رد کر دیا۔ اس سے پہلے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آئے۔ انکے ساتھ دشمنوں نے جو کچھ سلوک کیا وہ بھی مخفی نہیں۔ انجیل بتاتی ہے کہ یہودیوں نے آپکو پولیس کے ہاتھوں گرفتار کرایا۔ کانٹوں کا تاج بنا کر آپ کے سر پر رکھا۔ کوڑے مارے۔ آپ کے مونہہ پر تھوکا۔ اور بالآخر آپ کو صلیب پر لٹکایا۔ یہی حال حضرت ہارون علیہ السلام کا ہوا۔ اور یہی کچھ حضرت موسیٰ۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت نوح حضرت شعیب اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو پیش آیا۔

اور قرآن اس بات کا شاہد ہے۔ چنانچہ آتا ہے ہم نے جب اپنے بعض رسول اصلاح خلق کے لئے بھیجے۔ تو لوگوں نے ان کی سخت مخالفت کی۔ یہاں تک کہا کہ لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم۔ اگر تم ان باتوں سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے۔ اور نہ صرف یہ عذاب دیں گے۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی جسقدر تکالیف پہونچانا ہمارے امکان میں ہیں وہ سب تمہیں پہونچائی جائیں گی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو جب اپنے مخالفین سے خطرہ پیدا ہوا۔ تو انہوں نے کہا۔ انی عذت بربی و ربکم ان ترجمون۔ میں اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور اسی سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے تمہارے شر سے محفوظ رکھے۔ اصحاب کہف کے متعلق بھی قرآن بتاتا ہے کہ انہوں نے کہا۔ انھم ان یظھروا علیکم یرجموکم اگر مخالفین نے ہم پر غلبہ پا لیا۔ تو وہ ہم پر پتھر برسائیں گے۔ حضرت شعیب علیہم السلام سے بھی دشمنوں نے کہا کہ لولا رھطک لرجمناک اگر تیرا قبیلہ تیری مدد کے لئے موجود نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ان کے باپ نے کہا۔ لئن لم تنتہ لارجمنک کہ اے بیٹا اگر تو باز نہ آیا۔ تو میں تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر دوں گا۔ غرض خدا کے برگزیدوں پر پتھر برسانا قدیم سے دشمنان اسلام کا شیوہ چلا آیا ہے۔ اور چونکہ انبیاء کے دشمن تشابہت قلوبھم کے ماتحت ایک ہی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ اس لئے جب بھی کوئی نبی آیا۔ دشمنان دین نے اس کے خلاف وہی حربہ استعمال کیا۔ جو ان کے پیشرو استعمال کر چکے تھے۔

نظارت بیت المال کا چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

امسال چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کا بجٹ ۲۲۰۰۰/- ہزار منظور ہوا ہے۔ جو مئی ۱۹۴۰ء سے نومبر ۱۹۴۰ء تک سات ماہ میں پورا ہونا چاہیئے۔ اب جبکہ مالی سال رواں کا چھٹا ماہ ختم ہو رہا ہے۔ اور صرف ایک ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ جماعتوں اور افراد کی طرف سے اب تک صرف چار ہزار روپیہ کی رقم چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں وصول ہو کر داخل خزانہ ہوئی ہے۔ اس چندہ کی وصولی کے لئے تگ و دو کی جاتی رہی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اکثر جماعتوں نے اس چندہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعتوں کے عہدیداران اور افراد کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اب پوری توجہ سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا بندوبست فرماویں۔ اور ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء سے قبل اپنی اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی داخل خزانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ میں جب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو مخالفین احمدیت نے جہاں آپ کو اور رنگ میں کئی قسم کی اذیتیں پہنچائیں۔ وہاں کئی مواقع پر آپ پر پتھر بھی برسائے۔ اور اس طرح بھی آپ کی انبیاء علیہم السلام سے مماثلت ثابت ہو گئی مگر پتھر برسانے والوں کی بدبختی کا انتہا یہ ہے کہ وہ اسے بھی ایک بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث ۸ اکتوبر میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے بڑے فخر سے لکھا ہے "میرا جنازہ وہی لوگ پڑھیں گے جنہوں نے لاہور میں مرزا صاحب کے جنازہ کی پتھروں اور پاخانہ کے ساتھ آؤبھگت کرتے ہوئے ریل تک اس کو بمشکل پہنچنے دیا تھا"

ایک جماعت کا وہ پیشوا جسے اس کے پیرو اللہ تعالےٰ کا نبی سمجھتے ہیں جسے دنیا کا نجات دہندہ، اقوام عالم کا موعود اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر یقین کرتے ہیں۔ اس کے جنازہ کے ساتھ دشمنوں کا یہ سلوک انتہائی شرمناک فعل تھا، اور کوئی شریف آدمی اس کا ذکر کرنا بھی پسند نہیں کرے گا۔ مگر مولوی صاحب کی حالت یہ ہے کہ وہ اسے فخر کے طور پر بیان کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میرا جنازہ وہی لوگ پڑھیں گے۔ جو ایسے شرمناک فعل کے مرتکب ہوئے۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر طائف کے بدبخت پتھر برسانے میں حق بجانب تھے۔ اگر حضرت موسیٰ۔ حضرت ابراہیم اور حضرت شعیب علیہم السلام کو سنگباری کی دھمکی دینے والے حق بجانب تھے۔ اور اگر وہ تمام دشمنان دین جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کو تکالیف پہنچائیں اور جن کا قرآن کریم نے یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون کے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ حق بجانب تھے تو یقیناً وہ لوگ بھی حق بجانب سمجھے جا سکتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر یہ شرمناک مظاہرہ کیا۔ لیکن اگر وہ تمام لوگ اللہ تعالےٰ کی لعنت کے مورد بنے کیونکہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے پاکباز انبیاء کو دکھ پہنچایا۔ تو وہ لوگ بھی اللہ تعالےٰ کے غضب کے نیچے ہیں۔ جنہوں نے بالفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب پتھروں اور پاخانہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازہ کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایسے مغضوب لوگوں کے متعلق یہ فخریہ کہنا کہ وہ میرا جنازہ پڑھیں گے بتاتا ہے۔ کہ وہ اپنا حشر کن لوگوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

سکرٹریان مال اسے اچھی طرح پڑھ لیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے سکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ روپیہ جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سکرٹری کے نام بھجواتے رہیں۔ چونکہ دوران سال میں دو تین ایسے واقعات پیش آئے۔ کہ سکرٹریان مال نے بغیر اجازت تحریک جدید کے خود بخود روپیہ دوسری جگہ خرچ لیا اور پھر روپیہ ایک عرصہ کے بعد بھجوایا۔ حالانکہ حضور کی طرف سے یہ ہدایت موجود ہے۔ کہ روپیہ فوری بھجوایا جائے۔ حال میں ایسا ہی ایک اور واقعہ سامنے آیا ہے۔ ایک مخلص دوست اطلاع دیتے ہیں۔ کہ افسوس جو ۶۹ روپے میں نے ۲۹ ستمبر کو اپنے سکرٹری مال کو دیئے تھے۔ وہ مرکز میں اب تک نہیں پہنچے۔ میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے نقد روپیہ بھیجنے کی بجائے وہ رقعے ذاتی روپیہ امانت سے برآمد کرانے کے لئے محاسب صدر انجمن کو بھیج دیئے۔ سکرٹریوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کا روپیہ مرکز میں بھیجتے رہیں۔ اگر اس کے بعد بھی ایسا واقعہ پیش آیا تو اس پر بہت سخت نوٹس لیا جائے گا۔

ان ایام میں جب کہ حضور کی خدمت میں ۲۹ رمضان المبارک کو دعا کی درخواست پیش ہونے والی ہے۔ اور ہر وعدہ کرنے والا اس کوشش میں ہے کہ وہ اپنا روپیہ اس تاریخ تک ادا کر دے تا اس کا نام دعا کی فہرست میں آ جائے۔ کسی سکرٹری جماعت کا روپیہ وقت پر مرکز میں داخل نہ کرنا بہت بری بات ہے۔ ایک خاص موقعہ کی دعا سے کسی کو محروم کر دینا اس سے زیادہ برائی اور کیا ہو سکتی ہے

پس سکرٹری صاحبان تحریک جدید چندہ مع اسم وار تفصیل بھیجا کریں اور اپنے ذاتی مصرف یا سلسلہ کے کسی اور مصرف میں ہرگز نہ لائیں۔ جب تک ان کے پاس فنانشل سکرٹری تحریک جدید کی تحریری اجازت نہ ہو۔

فنانشل سکرٹری

صنعت و حرفت

ایلومینیم کے برتن صاف کرنے کا سفوف

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایلومینیم کے برتنوں میں اگر کھانا پکایا جائے تو چند روز کے استعمال کے بعد بہت بدنما ہو جاتے ہیں۔ اور ایلومینیم کا برتن جب سیاہ ہو جائے تو مانجھنے کے باوجود اس کے داغ دور نہیں ہوتے۔ ذیل میں ایک پوڈر بنانے کا طریق درج کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ ایلومینیم کے داغدار برتن آسانی سے صاف کئے جا سکتے ہیں۔ اور اگر بے کار نوجوان یہ پوڈر بنا کر فروخت کریں تو معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ پوڈر بنانے کا طریق یہ ہے:-

ٹارٹارک ایسڈ ½ ۲۔ اونس۔ میگنیشم آکسائڈ ۱۵ اونس۔ پسی ہوئی چاک ۲۰ ونس۔ کیگوہر گیا سائڈ ۱۵۔ اونس۔

ان اشیاء کو اچھی طرح ملا لیا جائے۔ اور پھر ایلومینیم کے جس برتن کو صاف کرنا ہو۔ اس پر تھوڑا سا پوڈر مل کر ملائم کپڑے یا نمدے کے ٹکڑے سے رگڑا جائے تو برتن صاف ہو جائیں گے۔

صابن کا سفوف

اگر مندرجہ ذیل طریق سے صابن کا سفوف تیار کر کے دیہات و قصبات میں فروخت کیا جائے۔ تو قلیل سرمایہ سے کاروبار شروع کیا جا سکتا ہے۔

سخت صابن ۵ حصے۔ سوڈا ۳ حصے۔ سلیکیٹ آف سوڈا ۲ حصے بہاگہ ایک حصہ ہر ایک چیز کو اچھی طرح سکھا کر کوٹ لیا جائے اور باریک سفوف تیار کر لیں۔ پانی میں تھوڑا سا سفوف ڈال دینے سے کپڑے دھونے کے لائق عمدہ صابن تیار ہو جائے گا اس سے غسل بھی کیا جا سکتا ہے۔

مچھر وغیرہ سے بچنے کا تیل

سیڈر آئل ایک اونس۔ سٹرونیلا آئل ۲۔ اونس۔ سپرٹ آف کیمفر ۴۔ اونس ان اشیاء کو ایک بوتل میں بھر کر اچھی طرح ہلا لیں۔ تو یہ ایک ایسا تیل بن جائے گا کہ اسے جسم کے کھلے حصوں پر خفیف مقدار میں مل لینے سے نہ صرف مچھر بلکہ دوسرے کیڑے مکوڑے بھی نہیں کاٹتے۔ اسے فروخت کرنے سے آمدنی بھی ہو سکتی ہے۔

نفع مند کاروبار

جو احباب اپنا روپیہ نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں یا بکفایت جائداد قرض دینا چاہیں جس کا کرایہ یا پیداوار زمین کا ٹھیکہ ان کو دیا جائے گا۔ ان کو چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ (قریشی علی غنی عنہ ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

198

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ کل مسٹر ایمری وزیر ہند نے موجودہ جنگ کے متعلق ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ گو لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ فتح برطانیہ کی ہوگی انگریزی ہوائی بیڑہ دشمن کو تہس نہس کر رہا ہے اور اس کی قوت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہٹلر نپولین سے بھی جلد تباہ ہوگا اور اس کا بھی وہی حال ہوگا جو واٹرلو میں نپولین کا ہوا۔ ہٹلر نے ایک ہی چوٹ میں ہماری کامن ویلتھ کو برباد کرنا چاہا تھا۔ مگر اس نے مونہہ کی کھائی۔ اب لڑائی کا دوسرا مورچہ روم کا سمندر ہے جس پر قبضہ واقتدار فلسطین اور مصر میں ہماری پوزیشن کو بحال رکھنے میں بہت ممد ہے۔ اگر اس سمندر پر وہ قبضہ کرلے تو نازی خطرہ ہندوستان اور برطانوی افریقہ تک پہنچ جائیگا اور عراق کے تیل کے چشموں اور مصر و ترکی کی روئی وغیرہ پر وہ قابو پالے گا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ روم کے سمندر میں دشمن کا یہ حملہ کب اور کس طرح ہوگا مگر ہمارا فرض ہے کہ جس طرح ہم نے برطانیہ میں اس کے حملے کی کوششوں کو ناکام کر دیا ہے۔ اسی طرح ہم ان کوششوں میں بھی اسے ناکام کریں۔ اس کے بعد لڑائی کا پانسہ بالکل پلٹ جائے گا۔ مسٹر ایمری نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ برطانیہ اکیلا ڈکٹیٹروں سے نہیں لڑ رہا۔ بلکہ اس وقت دہلی میں ایسٹرن گروپ کانفرنس ہو رہی ہے جس میں مختلف ممالک کے نمائندے اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ وہ موجودہ جنگ میں انگلستان کی کس طرح زیادہ سے زیادہ مدد کر سکتے ہیں۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہمیں اتنی قوت حاصل ہو جائے کہ کوئی اور ملک ہمارے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے اور جیسا کہ مسٹر چرچل نے کہا تھا یہ کانفرنس اس لئے ہو رہی ہے کہ برطانیہ کے پاس ہتھیاروں کی جو کمی ہے اسے دور کر دیا جائے۔ آخر میں آپ نے کہا برطانیہ ان اصول کو پھیلانا چاہتا ہے جو تہذیب کی بنیاد ہیں اور وہ اس لئے لڑ رہا ہے تا اکثریت، اقلیت کے حقوق کو غصب نہ کرے اور دنیا میں تمام لوگ امن کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ جنرل ڈیگال نے فرانسیسی سلطنت کی حفاظت کے لئے لنڈن میں ایک کونسل بنا دی ہے۔ یہ کونسل جنگی فرائض سرانجام دے گی۔ آپ نے فرانسیسی افسروں فوجیوں اور شہریوں سے اپیل کی ہے کہ فرانس کے کچھ بدنام سیاستدان دشمن کو مدد دے رہے ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ تیار ہو جاؤ اور فرانس کو آزاد کرانے میں مدد دو۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ ہٹلر اور مارشل پیٹان میں جو سمجھوتہ ہوا تھا اس کا پورا حال تو معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ سوئٹزرلینڈ کے سیاسی حلقوں کو معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے مارشل پیٹان سے اہم فوجی مراعات حاصل کر لی ہیں۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ ماسکو کے ریڈیو سٹیشن سے یہ خبر نشر کی گئی ہے کہ ترکی کا ایک ڈیلیگیشن یونان گیا ہے۔ اس وفد کا یونان جانا سیاسی نقطہ نگاہ سے بہت اہم خیال کیا جاتا ہے۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ مغربی یورپ میں انگریزی بمبار جہاز جرمنی اور اس کے مقبوضہ ممالک پر بڑے زور سے حملے کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہفتہ کی رات برلن پر پھر چھاپہ مارا گیا اور نیل کے کارخانوں سمندری گودیوں ہوائی اڈوں۔ اور ریل کی پٹڑیوں پر بم برسائے گئے۔ برلن پر بھی بموں کا مینہہ برسا دیا گیا۔ اس کے مقابلہ میں لنڈن پر دشمن کے ہوائی حملے بہت کم ہو گئے ہیں۔ کل لنڈن میں آٹھ جرمن جہاز گرائے گئے۔ چھ انگریزی شکاری جہاز کام آئے مگر ان میں سے دو ہوا باز بچا لئے گئے۔

واشنگٹن ۲۸ اکتوبر۔ کل کرنل ناکس نے جو امریکہ کے سمندری محکمہ کے وزیر ہیں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا چونکہ برطانیہ کے سمندری بیڑے نے جرمنوں کو روک رکھا ہے اس لئے امریکہ برطانیہ کی مدد کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ تاہم اگلے سال امریکہ کا سمندری بیڑہ اتنا مضبوط ہو جائے گا کہ تمام دشمن مل کر بھی اسے جیت نہیں سکیں گے۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ وشی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایم بودان وزیر خارجہ مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اس کی بجائے ایم لاول کو وزیر خارجہ بنایا گیا ہے جو جرمنی اور فرانس میں سمجھوتہ کرا رہا ہے۔

وشی ۲۸ اکتوبر۔ وشی گورنمنٹ کے وزیر نوآبادیات نے ایک کمیونک کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ جنرل ڈیگال کے آزاد فرانسیسی ہوائی بیڑے کے چند دستوں نے افریقہ کے شہر گیبان پر بمباری کی۔ بمباری سے پہلے پمفلٹ پھینکے گئے۔ جن میں فرانسیسیوں سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ پیٹان گورنمنٹ کی فرمانبرداری ترک کر دیں۔ اور اگر وہ مزاحمت کا ارادہ رکھتے ہوں تو بچوں اور عورتوں کو شہر سے نکال دیں۔

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ اٹلی کچھ عرصہ سے یونان پر جھوٹے الزام لگا رہا تھا۔ اب ان کو بہانہ بنا کر اس نے اٹلی پر چڑھائی کر دی ہے۔ اٹلی نے یونان کو الٹی میٹم دیا تھا۔ جسے یونان نے ٹھکرا دیا۔ اور آج دوپہر سے لڑائی شروع ہو گئی۔ الٹی میٹم کی شرطیں تو ابھی تک معلوم نہیں ہوئیں۔ مگر اتنا پتہ لگا ہے کہ اٹلی چاہتا تھا۔ کہ اس کی فوجوں کو یونان سے گذرنے دیا جائے۔ اور بعض اہم مقامات پر فوجی اڈے بنانے کا حق دیا جائے۔ وزیر اعظم یونان نے انکار کرتے ہوئے کہا۔ اٹلی یہ نہیں مانتا۔ کہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہمیں زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔ مگر ہم اپنے باپ دادا کے نام پر دھبہ نہیں آنے دیں گے۔ اور اپنی آزادی کی خاطر سب کچھ قربان کر دیں گے۔ یونان کے بادشاہ جارج نے اپنی رعایا کے نام جو فرمان جاری کیا ہے اس میں کہا۔ وزیر اعظم صاحب بتا چکے ہیں۔ کہ ہمیں کن حالات میں لڑنا پڑا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ہر یونانی آخر وقت تک لڑتا رہے گا۔

یونان کے دارالسلطنت ایتھنز کے ذمہ دار لوگوں کا بیان ہے۔ کہ ہم متحدہ طور پر اور ایک ارادہ سے اس وقت تک دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ جب تک کہ اس پر فتح نہ پالیں۔

حکومت یونان نے برطانیہ سے مدد کے لئے اپیل کی ہے۔ جس پر برطانوی کیبنٹ غور کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یونان اور برطانیہ میں پہلے ہی طے ہو چکا ہے۔ کہ حملہ ہونے کی صورت میں کس طرح یونان کی مدد کی جائے گی۔

میسولینی نے ایک سال کے اندر تین بار اعلان کیا تھا۔ کہ وہ یونان کی آزادی پر ہاتھ نہ ڈالے گا۔ مگر اس بات کا کیا خیال ہو سکتا ہے۔ مسٹر چیمبرلین سابق وزیر اعظم برطانیہ نے یونان کی مدد کرنے کا ذمہ لیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اگر اس کی آزادی خطرہ میں پڑ گئی تو برطانیہ پوری طاقت سے اس کی مدد کرے گا۔

رائیٹر کا بیان ہے کہ یونان نے برطانیہ سے ہوائی اور سمندری مدد مانگی ہے

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ اپنے ملک کی آزادی کی بائیسویں سالگرہ کے موقع پر چیکوسلواکیہ کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر بینش نے لنڈن سے اعلان کیا ہے کہ آئندہ موسم بہار تک لڑائی کا پانسہ پلٹ جائیگا جرمنی میں اندر ہی اندر انقلاب کی آگ سلگ رہی ہے۔ جو ایک دن جرمنی اور اس کے مقبوضہ ممالک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔

قاہرہ ۲۸ اکتوبر۔ اتوار کی رات کو اطالوی ہوائی جہازوں نے حملہ کرنے کے لئے بڑا زور لگایا مگر انہیں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ مصری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ اطالوی جہازوں نے نہر سویز کے مشرقی کنارہ پر کچھ بم پھینکے جو ریت میں دھنس گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۸- اکتوبر یونان پر اٹلی کے حملہ کی وجہ سے بلغاریہ کو اچنبہ بھی ہوا ہے- اور دکھ بھی پہنچا ہے- ملک میں اعلان کیا گیا ہے- کہ ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں-

لنڈن ۲۸ اکتوبر وشی میں آج موسیو لیوال کی صدارت میں کیبنٹ کا ایک جلسہ ہوا- جس میں موسیو مذکور ہٹلر سے اپنی گفتگو بھی بیان کریں گے

لنڈن ۲۸ اکتوبر فلارنس میں آج ہٹلر نے مسولینی سے ملاقات کی- یہ دوسری بار ہے- کہ ہٹلر اپنی خاص گاڑی میں بیٹھ کر ملاقات کرنے کے لئے گھر سے نکلا-

لنڈن ۲۸ اکتوبر دشمن نے ایک ۲۴ ہزار ٹن کا تجارتی جہاز ڈبو دیا ہے- جس کے ۶۴۵ جہازیوں میں سے ۵۹۸ کو جنگی جہازوں نے بچا لیا-

لاہور ۲۸- اکتوبر اسوقت تک پنجاب کے لوگوں نے لڑائی کے مختلف امدادی فنڈوں میں پونے دو کروڑ روپے دیئے ہیں-

کراچی ۲۸- اکتوبر حیدرآباد کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے عید کے موقع پر ہتھیار لے کر چلنے کی ایک ہفتہ کے لئے ممانعت کر دی ہے

نیروبی ۲۸ اکتوبر ایک گشت کرنے والے انگریزی دستہ پر دشمن کے ایک بہت بڑے دستے نے حملہ کر دیا- دشمن کے آدمی زیادہ تھے- مگر پھر بھی انگریزی دستہ انہیں کافی نقصان پہنچا کر کامیابی سے پیچھے ہٹ گیا-

قاہرہ ۲۸- اکتوبر کل قاہرہ میں تیسرے پہر ہوائی حملہ کے خطرے کا پہلی مرتبہ الارم ہوا- شام کے قریب دو دفعہ پھر الارم ہوا مگر دشمن کوئی حملہ نہ کر سکا-

احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کا آسان طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف اور دیگر سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت کے لئے صیغہ نشر و اشاعت نے انتظام کیا ہے- اور ایسا لٹریچر گرانی کے باوجود احباب کی آسانی کے لئے نہایت ارزاں قیمتوں پر دیا جاتا ہے- احباب اس فریضہ سے غافل نہ رہیں اور زیادہ سے زیادہ لٹریچر منگوا کر تقسیم کریں-

احمدی غیر احمدی میں فرق فی -/ ایک روپیہ سینکڑہ
فتح اسلام فی ۱/ چھ روپے سینکڑہ
تحفۃ الندوہ فی ۳/ تین روپے سینکڑہ
ایک غلطی کا ازالہ فی -/ ایک روپیہ سینکڑہ
الوصیت فی ۳/ تین روپے سینکڑہ
درثمین اردو فی ۱/ چھ روپے سینکڑہ
درثمین فارسی فی ۳/ نو روپے سینکڑہ
اسلام اور سکھ گرنتھ فی ۱/ تین روپے سینکڑہ
میری والدہ فی ۲/

موجودہ حالات میں ہندوستانی مسلمانوں کیلئے راہ عمل فی ۱/
پیغام صلح گورمکھی فی ۱/
امن عالم ہندی فی ۱/ گورمکھی ۱/
مجھے اسلام کیوں پیارا ہے انگریزی مع فوٹو ۲/ تین روپیہ سینکڑہ
فرق مابین احمدی و غیر احمدی انگریزی ۲/
تحریک احمدیت انگریزی -

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

ایک ضروری اعلان

ایک احمدی دوست فوج کو لنگی- کلاہ کمربند وغیرہ سپلائی کیا کرتے تھے- اور انہیں اس کام کا وسیع تجربہ ہے- اب وہ بوجہ کمی بینائی یہ کام خود نہیں کر سکتے- اگر کوئی دوست جن کو ٹھیکہ پر کام ملا ہو- ان سے مشورہ لینا چاہیں- یا اپنے کام میں انہیں بھی شریک کر لیں- تو جہاں ایک معذور بھائی کی مدد ہو جائے گی- وہاں وہ خود بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں گے- خواہشمند احباب کو نظارت ہذا ایسے دوست کا پتہ دے سکتی ہے؀

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ضرورت موٹر ڈرائیور

صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک تجربہ کار موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے- درخواستیں دفتر ناظر اعلیٰ میں آنی چاہیئے؀

ناظر اعلیٰ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹریڈ اپرنٹس برائے لوکوسی اینڈ ڈبلیو اور الیکٹریکل شاپس مغلپورہ اور فیروزپور ڈویژن کے لئے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں- عرصہ امیدواری پانچ سال ہے شرح اجرت پہلے سال ۶/۴/۰ دوسرے سال ۰/۷/۱۰ تیسرے سال ۶/۹/۰ چوتھے سال ۶/۱۱/۰ اور پانچویں سال ۶/۱۳/۰ یومیہ ہے- کل ۱۷۲- امیدوار بھرتی کئے جائیں گے مسلمانوں کے لئے ۱۰۸ اینگلو انڈین اور ڈومی سائیلڈ یورپینوں کے لئے ایک اور دوسری اقلیتوں کے لئے ۲۳ جگہیں مخصوص ہیں- امیدوار کی عمر ۱-۱-۴۱ کو پندرہ سال سے کم اور اٹھارہ سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے- کم سے کم پرائمری تک تعلیمی قابلیت ضروری ہے- جن امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا- انہیں اپنے خرچ پر آنا ہوگا- منتخب شدہ امیدواروں کو تقرر سے قبل میڈیکل ٹسٹ پاس کرنا ہوگا- درخواستیں جن کے ساتھ سکول سرٹیفکیٹ جن سے تاریخ پیدائش ثابت ہو- سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپس نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ کے پاس ۱۲-۱۱-۴۰ تک پہنچ جانی چاہئیں درخواست میں یہ صراحت بھی ہونی چاہئے- کہ امیدوار کس شاپ میں داخل ہونا چاہتا ہے-

چیف مکینیکل انجنیئر

ماہوار رسالہ رہنمائے مرغی خانہ سرگودھا (پنجاب)

یہ عرصہ دو سال سے سرگودھا سے شائع ہوتا ہے- جس میں مرغی خانہ- ڈیری فارم- بھیڑ بکریوں کی پرورش- شہد کی مکھیوں کی پرورش- ان کی تجارت- صنعت و حرفت اور دیہات سدھار کی بابت مکمل اور اپ ٹو ڈیٹ واقفیت مہیا کی جاتی ہے- اس کے باقاعدہ مطالعہ سے بے روزگاری سے نجات حاصل ہو جاتی ہے- اس کا ۳ روپے سالانہ چندہ ادا کر کے فائدہ اٹھائیں- نمونہ کا پرچہ ۲ کا ٹکٹ ارسال کرنے پر بھیجا جائے گا-

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے- ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں- دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں- اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں- اس قدر مقوی دماغ ہے- کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں- اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے- اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے- ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی- اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی- یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی- یہ نئی دوا نہیں- ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے- یہ نہایت مقوی مبہی ہے- اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی- تجربہ کر کے دیکھ لیجئے- اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی- قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے- ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا- ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah